الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

یوم — پنجشنبہ

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل ۴۵

جلد ۳۴ | ۳۱ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۲۷ صفر ۱۳۶۵ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۷

صوبہ سرحد کے احمدیوں کیلئے ہدایت

(رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

صوبہ سرحد کے احمدیوں کو مَیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دفعہ اس صوبہ میں کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ اور سب لوگوں کو مرکزی مسلم لیگ کی شاخ کے نمائندوں کو ووٹ دینے چاہئیں۔ اور انہی کی مدد کرنی چاہیئے۔ ان کے خلاف جو لوگ آزاد مسلم لیگی ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ ذاتی رنجشوں کی بناء پر کھڑے ہوئے ہیں۔ کوئی سیاسی قومی سوال ان کے سامنے نہیں۔ اس وقت ان ذاتی رنجشوں کو بھول جانا چاہیئے۔ مَیں نے تو پنجاب میں مسلم لیگ کو یہاں تک پیشکش کر دی تھی۔ کہ اگر وہ یہ فیصلہ قطعی طور پر کر دیں۔ کہ مسلم لیگ میں احمدی شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح انکے حقوق ہونگے۔ جس طرح دوسرے لوگوں کے۔ تو میں سب احمدی امیدواروں کو بٹھا دیتا ہوں۔ مگر افسوس کہ احرار وغیرہ سے ڈر کر انہوں نے اس فیصلہ کی بھی جرأت نہیں کی۔ گو فرداً فرداً دو درجن سے زیادہ مسلم لیگ نمائندوں نے اور بعض ضلع لیگوں نے ہم سے مدد طلب کی ہے۔ اور ہم نے مدد دی ہے۔ پس صوبہ سرحد جو گویا ہندوستان کی چھاؤنی ہے۔ اس میں مسلمانوں میں اختلاف کو میں بالکل نامناسب سمجھتا ہوں۔ اور ہر احمدی سے امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں بھی ہو صوبہ سرحد کے مرکزی لیگ کی شاخ کے مقرر کردہ امیدوار کی حمایت کرے۔ اس کے حق میں ووٹ دے اور اپنے زیر اثر لوگوں سے اسے ووٹ دلوائے۔ اور اسکے حق میں اپنے علاقہ میں پورے زور سے کارروائی کرے"۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۳۰/۱/۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۲ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ گزشتہ شب سے گھٹنے میں کسی قدر درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب حکیم عبد العزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہایت ہی مخلصانہ بلکہ عاشقانہ عقیدت رکھنے میں اپنی مثال آپ ہی تھے۔ گزشتہ شب ۳ بجے بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ۳ بجے بعد دوپہر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے احاطہ میں ایک کثیر مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ کیونکہ حضور زیادہ دور چلکر تشریف نہ لے جا سکتے تھے۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھانے کے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

قرآن کریم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر

۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء کے الفضل میں ناظرین دہ بارہ آیات پڑھ چکے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں مزید آیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

واذا السماء کشطت (التکویر) اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ آسمان سے مراد چونکہ آسمانی علوم بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے اس آیت کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ آسمانی علوم پر سے پردے اٹھا دیئے جائیں گے۔ یعنی اس وقت آسمانی علوم دب گئے ہونگے۔ اور ان پر پردے پڑ چکے ہونگے۔ تب اللہ تعالیٰ ایک ایسے آدمی کو مبعوث کرے گا۔ جو آسمانی علوم کو کھول کر رکھ دیگا۔ اور قرآن کریم کے وہ اسرار جو چھپے ہوئے تھے۔ یا احادیث کے وہ علوم جو مخفی چلے آتے تھے۔ ان سب کو ظاہر کر دیگا (تفسیر کبیر پارہ عم صفحہ ۲۲۵)

(۲)

واذا الجحیم سعرت (التکویر) اور جب جہنم کو بھڑکا دیا جائیگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا ایک نبی آئیگا۔ جس کی مخالفت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل ع ۲) ہم اس وقت تک لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک اپنا رسول بھیجکر ان پر حجت تمام نہ کرلیں۔ پس اس آیت میں ایک لطیف اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے۔ کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا ایک مامور آئیگا۔ کیونکہ جب اس کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے۔ تو اس کے آنے کے ساتھ جہاں مومنوں کے لئے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ وہاں کفار کے لئے عذاب کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۲۷)

(۳)

واذا الجنة ازلفت (التکویر) اور جب جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ اس آیت کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ مامور من اللہ کی بیعت کی وجہ سے جنت کا پانا ان سے پہلے بزرگوں کی نسبت آسان ہو جائیگا۔ جنہوں نے کسی مامور کا زمانہ نہیں دیکھا۔ (ایضاً ص ۲۲۸) یعنی اس زمانہ میں ایک مامور آئیگا۔ جسکی بیعت کی وجہ سے جنت کا حصول آسان ہو جائیگا۔

(۴)

ولقد راٰہ بالافق المبین (التکویر) اور اس نے اس (غیب) کو کھلے افق میں دیکھا ہے۔ ۔ ۔ ۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دور نبوت ایک لمبے عرصہ تک کے لئے ہے۔ تو وہ اس لمبے عرصہ کے متعلق پیشگوئیاں کیوں نہ کرے۔ ۔ ۔ جن خبروں کو وہ بتا رہا ہے وہ مشرق سے تعلق رکھتے ہیں مشرق کا استدلال اس سے ہوتا ہے۔ کہ گو افق تو ہر جہت بعیدہ کو کہتے ہیں۔ لیکن حد نظر جہاں آسمان اور زمین کو ملتے ہوئے دیکھتی ہے۔ وہ ہر سمت افق تو ہوتی ہے مگر افق مبین نہیں ہوتی۔ یعنی کھولنے اور ظاہر کرنے والی افق۔ کھولنے اور ظاہر کرنیوالی افق مشرق ہی کی ہوتی ہے۔ جدھر سے سورج نکلتا ہے۔ اور اندھیروں کو پھاڑ دیتا ہے۔ پس افق مبین کے الفاظ ادا کرکے نہ صرف زمانہ بعیدہ کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ بلکہ مشرق کیطرف کے ظہور کیطرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۷)

وہ مامور جس نے قرآن کریم کے چھپے ہوئے اسرار یا احادیث کے وہ علوم جو مخفی چلے آتے تھے انکو ظاہر کرنا تھا۔ اور وہ مامور جنہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا تھا۔ اور جسکی مخالفت کیوجہ سے خدا تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھنا تھا۔ اور جسکی بیعت سے اسکے ماننے والوں کیلئے جنت کا حصول آسان ہو جاتا تھا۔ اور وہ جسکا ظہور مشرق میں ہونا تھا۔ وہ آ گیا [illegible] اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ [illegible] ہوگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی غیر مطبوعہ اہم ہدایات برائے مبلغین

مختلف اوقات میں حضور نے احمدی مبلغین کے لئے یہ ہدایات ارشاد فرمائیں۔

(۱)

جو مبلغ نئی چیز دماغ میں نہ آنے دے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مبلغ کو سراغ رساں ہونا چاہیئے۔ اسکے کان ہلکے ہونے چاہئیں۔ اسکا فرض ہے۔ کہ وہ دماغ کو وسیع کرے اور سوچکر نئے نئے رستے کامیابی کے نکالے۔ یہ کہہ دینا کہ کام نہیں ہو سکتا۔ ناکامی کی جڑ ہے۔ یہ ہندوستان کی ذہنیت ہے۔ یورپ میں جو شخص اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ ہر کام جو نہیں ہوا۔ اس میں میرا ہی قصور ہے۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ اگر انسان یہ احساس پیدا کرے۔ کہ ناکامی کی جڑ صحیح کوشش کا فقدان ہے تو وہ کامیابی کے لئے سوچکر رستہ نکال ہی لے گا۔ لیکن جس نے یہ قرار دیا۔ کہ کام ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ بھلا کیسے کامیاب ہوگا۔

(۲)

اخبار باقاعدگی سے پڑھنا چاہیئے۔ جو مبلغ اخبار نہیں پڑھتا وہ مبلغ نہیں کہلا سکتا۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ انسان اخبار کے خیالات کی رو میں نہ بہ جائے۔ مومن کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ مذہب کے لئے وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے ہمیشہ دشمن سے یہ غیرت حاصل کرنی چاہیئے۔ تاکہ اسکا اثر قبول کیا جائے۔ ہر اخبار کو سوچکر پڑھنا چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک اخبار میں پڑھتا ہوں۔ مجھے اس سے کئی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

(۳)

ہر مبلغ کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ گو نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ لیکن نتائج کے نہ پیدا ہونے کا ذمہ وار مبلغ بھی ہے۔ اکثر مبلغ نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اسلئے نہیں دیتے۔ کہ انکا توکل بڑا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اپنی کمزوری اور سستی کو اللہ تعالیٰ کے ذمہ لگا دیں۔ یہ مبلغ نفاق کے گڑھے میں کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ یقیناً ناکامی کا ذمہ وار مبلغ ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر الزام لگانا۔ یا وہاں کے لوگوں کے ذمہ لگانا ایک افسوسناک امر ہے (فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)

(۴)

یاد رکھو کہ قلیل عرصہ میں ہم نے احمدیت پھیلانی ہے۔ ہمیشہ حساب لگاتے رہو۔ کہ اس رفتار ترقی کے ساتھ ہم کب اس ملک کو فتح کرینگے۔ اور کیا وہ مدت قابل تسلیم ہو سکتی ہے

(۵)

ہر مبلغ کا فرض ہے کہ امام یا خلیفہ کے ساتھ اپنے علاقہ کے لوگوں کا تعلق پیدا کرے۔ اس وقت تک مبلغ اس طرف سے غافل رہے ہیں۔ اور بہت سے مشنوں کی ناکامی کی یہی وجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت ان کو اس قدر نہیں مل سکتی تھی۔ جس قدر کہ اس کے اپنے مقرر کردہ امام کو حاصل ہو سکتی تھی۔

(۶)

مومن وہ ہے جو سمجھتا ہے۔ کہ میری وہی ذمہ واری ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اور جو اپنی ایسی ذمہ واری نہیں سمجھتا۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے (فرمودہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

(۷)

اصل ایمان تو یہ ہے کہ انسان صرف خدا کو دیکھے۔ خدا کو دیکھنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ مخلوق کو نہ دیکھے۔ یہ مطلب نہیں کہ مخلوق کی خدمت اور ہمدردی نہ کرے۔ یہ تو خدا کے دیکھنے میں داخل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی اور کے خوش کرنے اور راضی کرنے کے لئے کام نہ کرے۔ اگر خدا کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو دنیا کیطرف سے اندھا ہو جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کو بھی دیکھے۔ اور خدا کو بھی دیکھے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں جہاں بھی ہوں۔ اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ناممکن نہ ہو۔ تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وقت پر قادیان پہنچکر اپنا ووٹ دیں۔ جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اسے چاہیئے کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو۔ تو اسے اطلاع پہنچا دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۲۵/۱/۴۶

قرآن کریم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر

۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء کے الفضل میں ناظرین دو بارہ آیات پڑھ چکے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں مزید آیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

واذا السماء کشطت (التکویر) اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ آسمان سے مراد چونکہ آسمانی علوم بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے اس آیت کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ آسمانی علوم پر سے پردے اٹھا دیئے جائینگے۔ یعنی اس وقت آسمانی علوم دب گئے ہونگے۔ اور ان پر پردے پڑ چکے ہونگے۔ تب اللہ تعالےٰ ایک ایسے آدمی کو مبعوث کرے گا۔ جو آسمانی علوم کو کھولکر رکھ دیگا۔ اور قرآن کریم کے وہ اسرار جو چھپے ہوئے تھے۔ یا احادیث کے وہ علوم جو مخفی چلے آتے تھے۔ ان سب کو ظاہر کر دیگا (تفسیر کبیر پارہ ۳۰ عم صفحہ ۲۲۵)

(۲)

واذا الجحیم سعرت (التکویر) اور جب جہنم کو بھڑکا دیا جائیگا...... ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ اس وقت خدا تعالےٰ کا ایک نبی آئیگا۔ جس کی مخالفت کی وجہ سے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑک اٹھیگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل ع ۲) ہم اس وقت تک لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک اپنا رسول بھیجکر ان پر حجت تمام نہ کرلیں۔ پس اس آیت میں ایک لطیف اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے۔ کہ اس وقت خدا تعالےٰ کا ایک مامور آئیگا۔ کیونکہ جب اس کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے۔ تو اس کے آنے کے ساتھ جہاں مومنوں کے لئے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ وہاں کفار کے لئے عذاب کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۲۷)

(۳)

واذا الجنۃ ازلفت (التکویر) اور جب جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ اس آیت کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ مامور من اللہ کی بیعت کی وجہ سے جنت کا پانا ان سے پہلے بزرگوں کی نسبت آسان ہو جائیگا۔ جنہوں نے کسی مامور کا زمانہ نہیں دیکھا۔ (ایضاً ص ۲۲۸) یعنی

اس زمانہ میں ایک مامور آئیگا۔ جسکی بیعت کی وجہ سے جنت کا حصول آسان ہو جائیگا۔

(۴)

ولقد راٰہ بالافق المبین (التکویر) اور اس نے اس (غیب) کو کھلے افق میں دیکھا ہے۔ ...جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دور نبوت ایک لمبے عرصہ تک کے لئے ہے۔ تو وہ اس لمبے عرصہ کے متعلق پیشگوئیاں کیوں نہ کرے...

جن خبروں کو وہ بتا رہا ہے وہ مشرق سے تعلق رکھتے ہیں مشرق کا استدلال اس سے ہوتا ہے۔ کہ گو افق تو ہر جہت بعیدہ کو کہتے ہیں۔ لیکن حد نظر جہاں آسمان اور زمین کو ملتے ہوئے دیکھتی ہے۔ وہ ہر سمت افق تو ہوتی ہے مگر افق مبین نہیں ہوتی۔ یعنی کھولنے اور ظاہر کرنے والی افق۔ کھولنے اور ظاہر کرنیوالی افق مشرق ہی کی ہوتی ہے۔ جدھر سے سورج نکلتا ہے۔ اور اندھیروں کو پھاڑ دیتا ہے۔ پس افق مبین کے الفاظ ادا کر کے نہ صرف زمانہ بعیدہ کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ بلکہ مشرق کیطرف کے ظہور کیطرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۴)

وہ مامور جس نے قرآن کریم کے چھپے ہوئے اسرار یا احادیث کے وہ علوم جو مخفی چلے آتے تھے انکو ظاہر کرنا تھا۔ اور وہ مامور جنہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا تھا۔ اور جسکی مخالفت کیوجہ سے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑک اٹھنا تھا۔ اور جسکی بیعت سے اسکے ماننے والوں کیلئے جنت کا حصول آسان ہو جاتا تھا۔ اور وہ جسکا ظہور مشرق میں ہونا تھا۔ وہ آ چکا ہے [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کا

ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں جہاں بھی ہوں۔ اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ناممکن نہ ہو۔ تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وقت پر قادیان پہنچکر اپنا ووٹ دیں۔ جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اسے چاہیئے کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو۔ تو اسے اطلاع پہنچا دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۲۵ / ۱ / ۴۶

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی غیر مطبوعہ اہم ہدایات برائے مبلغین

مختلف اوقات میں حضور نے احمدی مبلغین کے لئے یہ ہدایات ارشاد فرمائیں۔

(۱)

مبلغ نئی چیز دماغ میں نہ آنے دے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مبلغ کو دماغ رساں ہونا چاہیئے۔ اسکے کان ہلکے ہونے چاہئیں۔ اسکا فرض ہے۔ کہ وہ دماغ کو وسیع کرے اور سوچکر نئے نئے رستے کامیابی کے نکالے۔ یہ کہہ دینا کہ کام نہیں ہو سکتا۔ ناکامی کی جڑھ ہے۔ یہ ہندوستان کی ذہنیت ہے۔ یورپ میں جو شخص اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ ہر کام جو نہیں ہوا۔ اس میں میرا ہی قصور ہے۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ اگر انسان یہ احساس پیدا کرے۔ کہ ناکامی کی جڑ صحیح کوشش کا فقدان ہے تو وہ کامیابی کے لئے سوچکر راستہ نکال ہی لے گا۔ لیکن جس نے یہ قرار دیا۔ کہ کام ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ بھلا کیسے کامیاب ہو گا۔

(۲)

اخبار باقاعدگی سے پڑھنا چاہیئے۔ جو مبلغ اخبار نہیں پڑھتا وہ مبلغ نہیں کہلا سکتا۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ انسان اخبار کے خیالات کی رو میں نہ بہ جائے۔ مومن کا یہ کام ہے کہ وہ دیکھے کہ مذہب کے لئے وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے ہمیشہ دشمن سے بھی غیرت حاصل کرنی چاہیئے۔ تاکہ اسکا اثر قبول کیا جائے۔ ہر اخبار کو چکر پڑھنا چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک اخبار میں پڑھتا ہوں۔ مجھے اس سے کئی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

(۳)

ہر مبلغ کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ گو نتائج اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ لیکن نتائج کے نہ پیدا ہونے کا ذمہ وار مبلغ بھی ہے۔ اکثر مبلغ نتائج اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں اس لئے نہیں دیتے۔ کہ انکا توکل بڑا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اپنی کمزوری اور سستی کو اللہ تعالےٰ کے ذمہ لگا دیں۔ یہ مبلغ نفاق کے گڑھے میں کھڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ یقیناً ناکامی کا ذمہ وار مبلغ ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر الزام لگانا۔ یا وہاں کے لوگوں کے ذمہ لگانا ایک افسوسناک امر ہے (فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)

(۴)

یاد رکھو کہ قلیل عرصہ میں ہم نے احمدیت پھیلانی ہے۔ ہمیشہ حساب لگاتے رہو۔ کہ اس رفتار ترقی کے ساتھ ہم کب اس ملک کو فتح کرینگے۔ اور کیا وہ مدت قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔

(۵)

ہر مبلغ کا فرض ہے کہ امام یا خلیفہ کے ساتھ اپنے علاقہ کے لوگوں کا تعلق پیدا کرے۔ اس وقت تک مبلغ اس طرف سے غافل رہے ہیں۔ اور بہت سے مشنوں کی ناکامی کی یہی وجہ ہے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت ان کو اس قدر نہیں مل سکتی تھی۔ جس قدر کہ اس کے اپنے مقرر کردہ امام کو حاصل ہو سکتی تھی۔

(۶)

مومن وہ ہے جو سمجھتا ہے۔ کہ میری وہی ذمہ واری ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اور جو اپنی ایسی ذمہ واری نہیں سمجھتا۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے (فرمودہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

(۷)

اصل ایمان تو یہ ہے کہ انسان صرف خدا کو دیکھے۔ خدا کو دیکھنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ مخلوق کو نہ دیکھے۔ یہ مطلب نہیں کہ مخلوق کی خدمت اور ہمدردی نہ کرے۔ یہ تو خدا کے دیکھنے میں داخل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی اور کے خوش کرنے اور راضی کرنے کے لئے کام نہ کرے۔ اگر خدا کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو دنیا کیطرف سے اندھا ہو جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کو بھی دیکھے۔ اور خدا کو بھی دیکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ... ماکل عبد الحکیم ... اور وہ ... ہوگی

حضرت مسیح علیہ السلام کی اصل شان از روئے اناجیل

اگر موجودہ اناجیل کو بنظر غور دیکھا جائے تو حضرت مسیح علیہ السلام کی جو پوزیشن ان سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ آپ ایک رسول تھے جو کہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے۔ اور خود حضرت مسیح علیہ السلام اس بات کے مقر ہیں کہ "میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا"۔ قرآن کریم نے "ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل" یعنی وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ کہکر سارے قصے کو ہی ختم کر دیا ہے۔ پس حضرت مسیح ایک مخلص القوم نبی تھے۔ اور اپنے وقت میں توریت کے بہت بڑے عالم چنانچہ انہوں نے یہود سے چھ کے قریب مناظرے کئے جس میں یہود آپ کے معقول دلائل سے تنگ آکر بالآخر خاموش ہو گئے۔ ایک اور بات بھی آپ میں پائی جاتی تھی اور وہ یہ کہ آپ ناصرہ بستی کے پیش امام تھے۔ پس اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب ناقابل قبول ہے اور اس کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) موجودہ اناجیل مروی بروایت احاد ہیں۔ ان کی روایات ناقابل اعتبار ہیں۔ (۲) ان کے راوی ثقہ نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ متی نے مسیح کا شجرہ نسب علیحدہ لکھا اور لوقا نے علیحدہ اور ہر دو میں شدید اختلاف ہے۔ (۳) ان کتب کے مؤلفین مبالغہ پسند تھے چنانچہ یوحنا ۲۱/۲۵ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس بات پر کافی دلیل ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ "اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی"۔

(۴) موجودہ اناجیل محرف و مبدل ہیں اور یہ تحریف اب بھی جاری ہے۔ (۵) اناجیل سب کی سب الہامی نہیں ہیں بلکہ جیسا لوقا ۱/۱ میں لکھا ہے کہ جس طرح اور لوگوں نے حضرت مسیح کی زندگی کے حالات اور باتیں ترتیب سے جمع کیں ایسے ہی ان چار انجیلوں کے چار حواریوں نے ان باتوں کو ترتیب سے جمع کر دیا۔ بس یہ کتب الہامی نہیں ہیں کہ ان کی ہر بات قابل تسلیم ہو۔

پس مندرجہ بالا وجوہ کی بناء پر یہ کتب پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں اور ہم مندرجہ بالا پوزیشن کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام کی کسی اور پوزیشن کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ذیل میں وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی وہی پوزیشن ہے جیسے ہم پیش کرتے ہیں۔ نہ کہ وہ جیسے عیسائی مانتے ہیں۔

۱۔ متی ۲/۲۳ میں لکھا ہے "ناصرہ نام ایک شہر میں جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا"۔ یہ بات جو متی حواری نے لکھی ہے۔ عہد عتیق میں اس کا کہیں پتہ نہیں ملتا۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ اناجیل تغیر و تبدل سے پاک نہیں اور نہ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۔ متی ۱/۲۳ میں لکھا ہے۔ "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوئیل رکھینگے"۔ یہ پیشگوئی یسعیاہ ۷/۱۴ میں درج ہے۔ اور عیسائی صاحبان اسے مسیحؑ کے متعلق سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھا جائے کہ بتاؤ کیا مسیح کا نام عمانوئیل رکھا گیا تو اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں کیونکہ حضرت مسیح کا یہ نام نہیں رکھا گیا۔

۳۔ متی ۲۷/۹ میں لکھا ہے "اسوقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا"۔ اس میں یہودا اسکریوطی کے فعل کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس نے ۳۰ روپے لیکر حضرت مسیحؑ کو پکڑوا دیا۔ لیکن یرمیاہ نبی کی کتاب میں اس کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ملتا البتہ یہ ذکریا نبی کی کتاب میں ہے۔ اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انجیل نویسوں کا حافظہ اچھا نہیں تھا جس کی وجہ سے اکثر باتیں انہوں نے غلط لکھ دیں۔

اب وہ باتیں درج کی جاتی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ ایک اچھے عالم اور مناظر تھے۔

۱۔ لوقا ۴/۱۶ میں لکھا ہے"۔ وہ ناصرہ میں آیا جہاں اُس نے پرورش پائی تھی اور اپنے دستور کے موافق سبت کے دن عبادتخانہ میں گیا اور پڑھنے کو کھڑا ہوا"۔

۲۔ لوقا ۴/۲-۱۳ میں اُس مکالمے کا ذکر ہے۔ جو حضرت مسیح کا شیطان سے ہوا جس میں حضرت مسیح نے شیطان کے ہر سوال کے جواب میں اُسے مسکت جواب دیا۔

۳۔ لکھا ہے کہ یہود نے اس سے سوال کیا کہ "اے استاد توریت میں کونسا حکم بڑا ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ (متی ۲۲/۳۶، ۳۷)

۴۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ایک دن صدوقی جو قیامت کے منکر تھے اس کے پاس آئے اور ایک عجیب سوال اس کے سامنے پیش کیا لیکن حضرت مسیح نے کمال دانشمندی سے اُن کے سوال کا جواب دیا۔ چنانچہ لکھا ہے "لوگ یہ سنکر اُس کی تعلیم سے حیران ہوئے"۔ متی ۲۲/۲۲-۳۳

۵۔ پھر لکھا ہے۔ یہود نے حضرت مسیحؑ سے پوچھا "کیا ہر ایک سبب سے۔ اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے"۔ حضرت مسیحؑ نے جواب دیا "جسے خدا نے جوڑا ہے۔ اُسے آدمی جدا نہ کرے"۔ اس پر یہود نے دوسرا سوال کیا کہ "پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے۔ کہ طلاق نامہ دیکر چھوڑ دی جائے" حضرت مسیحؑ نے جواب دیا کہ "موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا"۔ (متی ۱۹/۳ تا ۸)

۶۔ پھر لکھا ہے۔ یہود نے اس سے پوچھا کہ "ہمیں بتا تو کیا سمجھتا ہے۔ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں"؟ اس کا جواب یہ لکھا ہے کہ "یسوع نے اُنکی شرارت جان کر کہا اے ریاکارو مجھے کیوں آزماتے ہو۔ جزیہ کا سکہ مجھے دکھاؤ وہ ایک دینار اُس کے پاس لائے اس نے ان سے کہا یہ صورت اور نام کس کا ہے؟ انہوں نے اس سے کہا قیصر کا۔ اس پر اس نے اُن سے کہا پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو"۔ (متی ۲۲/۱۷ تا ۲۱)

۷۔ لکھا "یسوع نے اُن سے یہ پوچھا کہ تم مسیحؑ کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ کہ وہ کس کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اُس سے کہا داؤد کا"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

مَیں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کر کے بھی آنے والے چند دنوں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پروپیگنڈا کرینگے۔ اور جب ووٹ کا وقت آئے گا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچکر ان کے حق میں ووٹ دینگے۔

والسلام۔ خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ مختلف مقامات پر از یکم فروری ۱۹۴۶ء تا ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء ہوگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ از ۲ فروری تا ۷ فروری ہوگا۔ جس کی تفصیل کے لئے دوسرا نوٹ صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶

مسیح نے انہیں کہا کہ جب وہ داؤد کا بیٹا ہے۔ تو "وہ کیونکر اسے خداوند کہتا ہے" اس پر لکھا ہے کہ وہ اس کے جواب میں ایک حرف نہ کہہ سکے۔ اور پھر کسی نے اس سے سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔ (متی ۲۲/۴۱ تا ۴۶)

(۸)۔ لکھا ہے حضرت مسیح ایک دن ہیکل میں تھے۔ کہ سردار کاہن اور بزرگ اس کے پاس آئے۔ اور اسے تعلیم دیتے دیکھ کر کہنے لگے" تو ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہے؟ اور یہ اختیار تجھے کس نے دیا ہے۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا میں بھی تم سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر وہ مجھے بتاؤ گے تو میں بھی تم کو بتاؤنگا۔ کہ ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہوں یوحنا کا بپتسمہ کہاں سے تھا۔ آسمان کی طرف سے یا انسان کی طرف سے؟ اس پر لکھا ہے۔ کہ یہود اس سوال پر سٹ پٹا گئے۔ اور کوئی جواب ان سے بن نہ آیا کیونکہ ہر دو صورتوں میں الزام ان پر آتا تھا۔

پس مندرجہ بالا حوالجات سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ حضرت مسیح ایک نبی تھے۔ اپنے وقت میں توریت کے بہت بڑے عالم تھے۔ جو سوال بھی ان سے کیا جاتا کمال دانشمندی سے اس کا جواب دیتے۔ ناصرہ بستی کے پیش امام اور ہیکل میں بطور ایک معلم کے لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ باقی اس بات کی تائید کہ اس وقت کے لوگ ان کو خدا نہ جانتے تھے۔ بلکہ نبی سمجھتے تھے۔ ذیل کے دو حوالوں سے ہوتی ہے۔

متی ۲۱/۱۰،۱۱ "جب یروشلم میں داخل ہوا۔ تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی۔ اور لوگ کہنے لگے۔ کہ یہ کون ہے؟ بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی یسوع ہے۔"

متی ۲۱/۴۶ "وہ اسے پکڑنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ اسے نبی مانتے تھے۔"

یہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی اصلی شان جو انجیل سے ثابت ہوتی ہے۔ مگر عیسائی صاحبان غلو اور مبالغہ سے کام لے کر خدائی کے درجہ تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خاکسار:۔ محمد اسحٰق صوفی واقف زندگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات طیبات

اور

تحریک جدید کا جہاد

(۱) "گو زبان میری ہے مگر بلا واخدا کا ہے پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے۔"

ہیں۔ جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملیگا۔"

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں کے واسطے ۲ر فروری و ۳ر فروری و ۴ر فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ اور عورتوں کے واسطے ۵ر فروری و ۶ر فروری و ۷ر فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کے لئے ہیں۔ جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد ووٹروں کو یکم فروری ۱۹۴۶ء کی شام تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ اور مستورات کو ۴ر فروری کی شام تک۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین تین دن مقرر رہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ پس پولنگ سے ایک دن قبل قادیان پہنچ جانا ضروری ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۴۶-۱-۲۲

(۲) "حقیقت یہ ہے جو لوگ قربانیوں میں سستی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس سطح کے قریب آ رہے ہیں۔ جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد بنا دیتی ہے۔"

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو! آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت سے لوگ

"جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کرینگے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپکو اس کام کے لئے وقف کر دینگے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہونگے۔ وہی لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعتوں میں لکھے جائینگے اور یہ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہونگے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

(۳) "یاد رکھو ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی کو نہیں مل سکا وہ آج حاصل ہو سکتا ہے۔"

"اگر کوئی آج حاصل نہ کرے تو اور بات ہے۔ ورنہ جنت کی نعماء اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں جس رنگ میں تیرہ سو سال کے بعد آج کھلی ہیں۔ اس طرح تیرہ سو سال میں کسی کے لئے نہیں کھلیں۔"

(۴) "میں اپنے رب سے کہونگا کہ وہ لوگوں کے دلوں کو پھیرے اور انہیں زیادہ چندہ لکھوانے کی توفیق دے۔ میرا زور اپنے رب پر ہے لوگوں پر نہیں۔"

"اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنی قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ اور بندوں کے آگے دست سوال پھیلانے سے بچائے۔ سوائے ان کے جو خود مخلص ہوں۔ اور خود ہی اپنی قربانی خدا تعالیٰ کے لئے پیش کر رہے ہوں۔"

(۵) "میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جس کے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی پایا جاتا ہو۔ وہ کہے گا کہ اگر گرتے گرتے میری یہاں تک حالت پہونچنے والی ہو۔ تو خدا اس دن سے پہلے مجھے موت دیدے۔ تاکہ میری زبان سے موسیٰ کے ساتھیوں کیطرح یہ فقرہ نہ نکلے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ بلکہ میری زبان وہی کچھ کہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ آگے بڑھیں۔ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑینگے۔ اور پیچھے بھی لڑینگے۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ یہ ایمان ہے۔ جو ہمارے اندر ہونا چاہیئے۔ اور یہی ایمان ہے جو قوموں کو زندہ رکھتا ہے۔"

(۶) "ہمیں دنیا کو بتا دینا چاہیئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو بری نگاہ سے دیکھنا آسان بات نہیں جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا کوئی شخص آگے نہیں بڑھے گا۔ اس وقت تک وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا نہیں کہہ سکیگا۔ یہی ایمان ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ اور یہی قربانی کی روح ہے۔ جو مردوں کو زندہ کر دیا کرتی ہے۔"

(۷) پس میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے گیارھویں سال سے اس کے اندر سستی اور غفلت کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ انکو دور کرے۔ اور قربانیوں کے میدان میں اپنا قدم ڈھیلا نہ ہونے دے۔ پس میں اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے تحریک جدید کے بارھویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اور دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ آگے بڑھو۔ اور احمدیت اور اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ تاکہ جب ہماری موت کا وقت آئے۔ تو ہم خوش ہوں۔ کہ جس کام کو ہم نے شروع کیا تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اسی کے رحم سے اپنی تکمیل کو پہنچ گیا ہے"۔ (تحریک جدید کا ہر وہ مجاہد جو گیارھویں سال کا وعدہ ادا کر چکا یا ابھی قابل ادا ہے۔ اور عنقریب ادا کرنے والا ہے۔ اسے چاہئے۔ کہ کہ اپنا بارھویں سال کا وعدہ براہ راست حضور کی خدمت میں گیارھویں سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش کرے۔ نیز دفتر دوم کے لئے ایک مجاہد بھی طیار کریں۔ تا اس کی روحانی نسل جاری رہے اور خدا تعالےٰ کا محبوب ہو جائے۔)

(۸) "تحریک جدید دفتر دوم کی طرف جماعت کو خاص توجہ سے کام لینا چاہئے۔ جن دوستوں نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ وہ اب حصہ لیں۔ میں نے غور کر کے محسوس کیا ہے۔ کہ شاید دفتر دوم کے زیادہ سخت شرائط ہیں۔ یا یہ کہ ابھی اس دور کے آدمی ایمان کے اعلےٰ مقام پر نہیں پہنچے اس لئے بڑی کمی ہے۔ دفتر دوم کے لئے میں کچھ آسانی کر دیتا ہوں۔ پہلے میں نے ایک ماہ کی آمد کی شرط رکھی تھی۔ لیکن اب میں نصف اور تین چوتھائی تنخواہ کی بھی اجازت دیتا ہوں۔ یعنی تینوں طرح چندہ دیا جا سکتا ہے۔ (۱) پورے مہینے کی تنخواہ دیکر بھی۔ اور اگر پورے مہینے کی تنخواہ نہ دے سکتا ہو۔ (۲) تو وہ اپنی تنخواہ کا پچھتر فیصدی حصہ دیکر بھی شامل ہو سکتا ہے اگر پچھتر فیصدی حصہ بھی نہ دے سکتا ہو۔ (۳) تو پچاس فیصدی حصہ دیکر بھی شامل ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ضروری ہوگا۔ کہ انیس سال تک متواتر قربانی کی جائے۔ اور کچھ نہ کچھ پہلے چندے کی نسبت اپنے چندے کو بڑھایا جائے"۔

اگر آپ تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں۔ تو دفتر دوم میں حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق شامل ہو جائیں۔ اور اگر شامل ہیں۔ تو بارھویں سال کا وعدہ گیارھویں سال کے وعدہ سے نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

برکت علی خان
(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام دنیائے عرب کیلئے مہلک ہوگا

مسئلہ فلسطین کے متعلق آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تصریحات

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسئلہ فلسطین پر ۲۷ جنوری کو لاہور کے ایک پبلک جلسہ میں جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص معاصر انقلاب سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ برطانیہ اور امریکہ یہودی سرمایہ کے اثر کے باعث آزادانہ طور پر کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔ سیاسی حلقہ میں بھی یہودیوں کا اثر کم نہیں ہے۔ موجودہ پارلیمنٹ کے دارالعوام میں ۲۵ یہودی ممبر ہیں۔ دو یہودی وزیر اور ایک یہودی سکرٹری آف سٹیٹ۔ اسی طرح امریکہ میں بھی وہ ملک کی سیاسی مشین پر اثر انداز ہیں۔

آپ نے کہا کہ یہ سوال کہ کیا فلسطین ان ملکوں میں شامل تھا۔ جن کے بارے میں گزشتہ جنگ کے آغاز میں حکومت برطانیہ نے عربوں کو آزادی کا یقین دلایا تھا۔ آج تیس سال کے بعد بھی حل نہیں ہو سکا۔ فلسطین میں گزشتہ ۲۱ سال کی بدامنی اور ناخوشگوار حالات کے باوجود حکومت برطانیہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکی۔ پہلی عالمگیر جنگ سے موجودہ وقت تک فلسطین کی سیاسیات کا جائزہ لینے کے بعد سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ کہ فلسطین کے عرب حسب ذیل چار وعدوں کی بنا پر جو کہ حکومت برطانیہ نے ان سے کئے تھے فلسطین میں ایک عرب ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اوّل :۔ پہلی عالمگیر جنگ کے شروع میں برطانیہ نے جن عرب ممالک سے آزادی کا مطالبہ کیا تھا۔ فلسطین بھی ان میں شامل تھا۔

دوئم ۔ حکومت برطانیہ نے اپنے پہلے وعدے کو اس اعلان سے مضبوط کیا۔ کہ جنگ کے بعد عرب ممالک میں وہاں کے لوگوں کے مشورہ کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں کی جائیگی۔

سوئم :۔ بالفور اعلان کا یہ مفہوم نہیں تھا۔ جو یہودی اخذ کرتے ہیں۔ کہ فلسطین میں ایک یہودی ریاست قائم کی جائیگی۔

چہارم :۔ عربوں کا مطالبہ ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء کا قرطاس ابیض ایک قسم کا آخری فیصلہ تھا۔ اور یہودی اس کی مخالفت میں حق بجانب نہیں ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے شریف مکہ اور مصر میں برطانی ہائی کمشنر کے مابین عرب ممالک کی آزادی کے بارے میں خط و کتابت کا بتفصیل ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ شریف مکہ نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جنگ کے اختتام پر عرب ممالک کو آزاد کیا جائے۔ اور کہا تھا۔ کہ عربوں کا یہ مطالبہ ان کی زندگی کا جزو اعظم بن چکا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ حکومت برطانیہ نے ہائی کمشنر کی معرفت اس مطالبے کو پورا کرنے کا یقین دلایا تھا۔ آج عرب اسی خط و کتابت کی بنا پر فلسطین کی آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں۔ کہ فلسطین بھی ان ممالک میں شامل تھا۔ جن کے بارے میں شریف مکہ نے حکومت برطانیہ سے ضمانت مانگی تھی۔

فلسطین میں یہودیوں کے قیام کے متعلق دیگر عرب ممالک کے ردعمل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ عرب یہودیوں کے نام سے متنفر ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر فلسطین میں یہودیوں کی ریاست قائم ہو گئی۔ تو پھر وہ ہمسایہ عرب ممالک سے بھی علاقوں کا مطالبہ کریں گے۔ اور نئی مشکلات پیدا ہو جائینگی۔

اگرچہ یہودی اس امر کا یقین دلائیں اس لئے کہ وہ عربوں کے مفاد کی حفاظت کرینگے۔ لیکن باہمی عناد کا جذبہ اب اس حد تک پہنچ چکا ہے۔ کہ کسی مفاہمت کی کوئی امید نہیں ہے۔ یہودی اس بات پر تلے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ممکن ہو سکے۔ تو طاقت کے استعمال سے یہودی ریاست قائم کرینگے۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ فلسطین کی سترہ لاکھ پچاس ہزار کی کل آبادی میں چھ لاکھ اور پچاس ہزار یہودی ہیں۔ اور وہ ملک کی اقتصادی زندگی پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور اگر یہودیوں کا فلسطین میں داخلہ بند بھی کر دیا گیا۔ تو وہ سیاسی اور اقتصادی طور پر عربوں کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بنا رہے ہیں۔ عرب اس صورت حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اور اس خطرہ کو مٹانے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

۲۰ فروری بروز بدھ "یوم مصلح موعود" منایا جائے

پیشگوئی مصلح موعود کا اعلان ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور سبز اشتہار کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اس پیشگوئی کی صداقت کو واقعات نے ہماری آنکھوں کے سامنے پورا کیا اور کر رہے ہیں۔ ہر احمدی کے دل میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ صداقت ہستی باریتعالیٰ۔ صداقت سلسلہ الٰہیہ پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔

پس جملہ جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے راہ گم کردہ بھائیوں کو بھی اس صداقت سے حصہ دیں۔ ہر جگہ پبلک جلسے کئے جائیں اور اس پیشگوئی کے ہر پہلو پر مفصل تقاریر تیار کرا کر سنائی جائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

پتے مطلوب ہیں

(۱) ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ولد چوہدری محمد بخش صاحب ساکن دیو والی ضلع گورداسپور جو ۱۹۳۶ء میں نور ہسپتال میں کام کرتے رہے اور سن ۱۹۴۰ء میں انڈین ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں ملازم تھے۔ (۲) بابو عبد الرحمٰن صاحب ولد منشی عبد الحق صاحب ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور جو ۱۹۳۶ء میں کوئٹہ آرسنل میں ملازم تھے۔ (۳) ملک عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے کا پہلے ایڈریس "بر مکان ڈاکٹر محمود صاحب کالج روڈ سیالکوٹ شہر" تھا۔ موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ (۴) بابو ضیاء الدین صاحب سلیری ۲۰ لیک سکوئیر نئی دہلی میں رہتے تھے۔ ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔

(ناظر بیت المال)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سالانہ معائنہ پر

اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب تعلیم کے ریمارکس

جناب سردار گیان سنگھ صاحب بی۔ اے ایس اسسٹنٹ ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن نے ضلع گورداسپور کے تین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹرز کی معیت میں ۲۲-۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا معائنہ کرکے جو ریمارکس لاگ بک میں درج کئے۔ ان میں سے بعض کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"گذشتہ معائنہ کے بعد طلباء کی تعداد میں ۱۶۴ کا اضافہ ہوا۔ ہمارے معائنہ کے پہلے روز سکول میں $\frac{۱۵۳۳}{۱۵۹۱}$ یعنی ۹۶ فیصدی طلباء حاضر تھے۔ یہ حاضری بہت اچھی ہے۔

سکول کی مستقل عمارت کالج کو دیدی گئی ہے اور سکول کے ثانوی شعبہ کیلئے ۱۴ نئے کمرے ۲۸×۲۰ کے بنائے گئے ہیں۔ ان کمروں کی چھتیں سرکنڈوں کی ہیں۔ لیکن یہ کمرے کشادہ اور ہوادار ہیں۔ نئی عمارت کے احاطہ کو سلیقہ اور قرینے سے سجایا گیا ہے۔ اور پھولوں کے تختوں سے حسن ذوق سے آراستہ کیا گیا ہے۔ یہ منظر صفائی اور خوش اسلوبی کا مرقع ہے۔ سکول کے کھیل کے میدان خاصے فراخ ہیں۔ اور ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ لیکن پرائمری جماعتوں کے لئے جگہ ناکافی ہے۔ عام طور پر کمروں میں گنجائش سے زیادہ طلباء ٹھنسے ہوئے ہیں۔ کمروں کو طلباء کی کثرت کے پیش نظر زیادہ کرنے کا جلد انتظام ہونا چاہئیے۔

ہوسٹل بہت بڑا ہے۔ اور اس کی عمارت بہت اچھی ہے۔ آجکل اس میں ۱۱۰ بورڈرز رہتے ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بہت عمدہ ہے۔ اور اس کی ہر لحاظ سے نہایت قابلیت سے نگرانی کی جاتی ہے۔ اس کے سپرنٹنڈنٹ صاحب اپنے طلباء کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔

سکول سٹاف میں ۴۴ اساتذہ ہیں۔ ان میں سے ۱۶ پرائمری میں کام کر رہے ہیں۔ ...... پرائمری کا عملہ ضرورت سے کم ہے۔ اور اس کی وجہ سے ان پر کام کا دباؤ زیادہ ہے۔ طلباء اور اساتذہ دونوں کے مفاد کا تقاضا ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو کچھ اور اساتذہ پرائمری میں لگا دئیے جائیں۔

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ سکول کا تمام کا تمام عملہ ایک ٹیم کی طرح کام کر رہا ہے اور سکول ٹور اپنے ہیڈ ماسٹر کے ساتھ دل و جان سے تعاون کر رہا ہے۔

رجسٹریشن کا کام ہر لحاظ سے مکمل اور باقاعدہ ہے۔ اسی طرح دیگر حساب و کتاب بھی۔

سکول کا ضبط خوش کن اور عام اخلاقی حالت اچھی ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جن کو یہاں آئے ایک سال ہی ہوا ہے۔ ان کے متعلق مجھ پر یہ اثر ہے۔ کہ وہ ایک اچھے منتظم آدمی ہیں۔ وہ عمدہ روایات قائم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی بعض ان تحریکات اور اصلاحات سے واضح ہے جو انہوں نے اپنے وقت میں رائج کی ہیں "ہاؤس سسٹم" اور "پریفیکٹ سسٹم" جو انہوں نے شروع کیا ہے۔ اس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ طلباء کی جسمانی۔ مجلسی۔ اخلاقی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کا ایک کامیاب ذریعہ ہے۔ تفریحی مشاغل اور تفریحی دستکاریوں کا بھی تسلی بخش طور پر آغاز ہو چکا ہے۔

طبی معائنہ خاص ذکر کا مستحق ہے۔ سکول کے ڈاکٹر صاحب بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ معائنہ کے بعد علاج معالجہ کرنے کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ متعلقہ ریکارڈ مکمل اور باقاعدہ ہے۔

جسمانی ڈرل بہت ہی عمدہ ہے۔ میرے سامنے اجتماعی ورزش۔ سکوٹوں کی کھیلیں۔ اور ان کے کرتبوں کا نہایت موثر مظاہرہ کیا گیا۔ اس امر کا ذکر بھی بہت خوشکن ہے۔ کہ اس سکول میں ۲۸۸ طلباء سکوٹس ہیں۔ جن میں سے ۲۲۸ ٹینڈرفٹ۔ ۳۸ سیکنڈ کلاس۔ اور ۲۲ فرسٹ کلاس ہیں۔ امید ہے کہ تمام سکوٹوں کو باقاعدہ یونیفارم مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ورزشی کھیلوں کو بڑی عمدگی سے کھلایا جا رہا ہے۔ اور محلوں میں بھی ان کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جسمانی ورزش (جس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے) کی کامیابی کا سہرا چوہدری عبدالرحمن (صاحب) بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے سر ہے۔

سکول کی طرف سے گذشتہ سال ۹۰ طلباء میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے۔ جن میں سے ۶۰ یعنی ۶۷ فیصدی پاس ہوئے۔ یہ نتیجہ قدرے خراب ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سال نتیجہ تعداد اور کیفیت دونوں اعتبار سے خاصہ بہتر ہو جائے گا۔

مجھے سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی ٹی سے ملکر خوشی ہوئی۔ وہ دلچسپی لینے والے اور سرگرم ہیڈ ماسٹر ہیں۔ انہوں نے مدرسہ میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ آپ ایک تجربہ کار۔ ماہر تعلیم اور نہایت حوصلے کارکن ہیں۔ میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور سکول کے منتظمین کے حسن اخلاق کا بہت ممنون ہوں۔

رہروِ عشق کے لئے رہبرِ کامل

مضطرب قلب تھا مضطر تھی طبیعت میری
آجتک فکر تھی سرگشتۂ حیرت میری
عصر حاضر کی عنایات سے بیزار تھا میں
رہزن دہر سے آمادۂ پیکار تھا میں
میرے دل میں تھا نہاں عزم قتیلانِ وفا
نبضِ ہستی میں رواں خونِ شہیدانِ وفا
مجھ میں تھا عشق جنوں خیز کا سودا پنہاں
فکر جویائے حقیقت کا تقاضا پنہاں
بادباں کا تھا تجسس مجھے کشتی کے لئے
جستجو شمع کی کاشانۂ ہستی کے لئے
ڈھونڈتی تھی کسی رہبر کو طبیعت میری
طالب حسن حقیقت تھی محبت میری
موج بے راہ کو تھی جادۂ ساحل کی تلاش
رہروِ عشق کو اک رہبر کامل کی تلاش
وعدہ حق سے دل غم کا تقاضا تھا یہی
اب ہوں مبعوث زمانے میں وہ موعود نبی
کاش آباد ہو ویرانۂ الفت میرا
درسِ اخلاص و وفا مصحف فطرت میرا
وادیٔ قلب میں پھر نور کی ندی ہو رواں
جلوۂ یار سے معمور ہو پھر بزم جہاں
پھر ہے اس دہر میں افکار پریشاں کا ورود
انجمن حسن و محبت کی ہے محتاج درود
شکر للہ کہ ہوئی آج یہ درخواست قبول
بہر اصلاح ہوا مہدی و عیسےٰ کا نزول

مصحف حق میں تھی جس نور الٰہی کی خبر
آج اس حسنِ خداداد کا چمکا اختر
دامن امت احمد میں ہے فردوس نعیم
رحمت ختم نبوت سے ملا حظ عظیم
ہے جو انجیل میں اک آمد ثانی کا بیاں
ابن آدم کا ہوا ہند میں وہ نور عیاں
مشرق نے ختم رسل سے جو بشارت پائی
آج اس ہند نے وہ صبح سعادت پائی
ہے جو آثار میں مینارۂ مشرق کی خبر
یعنی اس ہند میں نکلیگا نبوت کا قمر
حکم احسانِ عمل حال زبوں میں پایا
گوہر رشد و ہدیٰ دشت جنوں میں پایا
زیب محفل ہوا پھر حضرت عیسےٰؑ کا جمال
لطفِ یزداں نے کیا امت بیکس کا خیال
ظلمت ہجر میں دیدار کا ساماں پایا
وادیٔ عشق میں پھر لعل بدخشاں پایا
چند ہی روز ترے رہ گئے دنیائے عجوز
آگیا ہند میں اب حضرت عیسےٰؑ کا بروز
یعنی مبعوث ہوئے آج وہ احمدؐ کے غلام
جن پہ بھیجا ہے ہر اک قوم نے ہادی سلام
رحمت حق تو دکھاتی ہے مجھے راہ صواب
قوم دیتی ہے مگر کافر و مرتد کا خطاب

سمیع اللہ قیصر

خطاب بہ مدعیٔ اسلام

ایاغ بادۂ قرآں نہ داری — چراغ جادۂ عرفاں نہ داری
کمال صولتِ حیدر نہ جوئی — جمال دولت سلماں نہ داری
بساطِ ہستیٔ باطل نہ چینی — نشاطِ مستیٔ ایماں نہ داری
سدادِ عیسیٰؑ مریم نہ ورزی — وِدادِ موسیٔ عمراں نہ داری
سرورِ صحبتِ ساقی نہ گیری — وفورِ رحمتِ یزداں نہ داری
ضیائے احمدیت را نہ یابی
فضائے آدمیت را نہ تابی

بشیر احمد راجیکی

احمدیت قبول کرنے کی توفیق کس طرح ملی

دنیا کے موجودہ حالات کو دیکھ کر اور مذہب اسلام کی خستہ حالت کی طرف بار بار نظر دوڑا کر نہایت غور و خوض کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔ کہ یہ وہی زمانہ ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مسیح کے آنے کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ چنانچہ میں بار بار سوچا کرتا تھا۔ کہ مسیحؑ اب تک آیا ہے یا نہیں۔ اور اگر آ گیا ہے۔ تو کہاں ہے۔ قادیان کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں تھا۔ میری شادی کے بعد جس وقت میری بیوی آئی۔ تو میں نے یہ ذکر ان سے بھی کیا۔ خدا کے فضل سے وہ میری نسبت زیادہ مذہب سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ اور اسلام کے احکام کی بھی میری نسبت زیادہ پابند ہیں۔ میرے پوچھنے پر انہیں ایک موقعہ مل گیا۔ اور بتلایا کہ میں نے کچھ کتب حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی کی پڑھی ہیں۔ جن سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اور بتایا۔ کہ ایک دفعہ میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ کہ الٰہی اگر حضرت مرزا غلام احمدؑ سچے ہیں۔ اور وہ تیرے مسیح ہیں۔ تو مجھے ہدایت دے۔ اور سچائی مجھ پر ظاہر کر کے توفیق عطا فرما کہ میں سلسلہ میں شامل ہو کر تیری رضا حاصل کر سکوں۔ اس پر مجھے (میری بیوی کو) یہ خواب دکھایا گیا۔ کہ گویا میرا ارادہ نماز پڑھنے کا ہے۔ وضو کرنے کے لئے پانی کی تلاش میں ہوں۔ ایک چوڑی سڑک پر چل رہی ہوں۔ ایک نلکہ ملتا ہے۔ جس سے وضو کر لیتی ہوں۔ پھر ایک بزرگ دکھائی دیتے ہیں۔ جن کی شکل۔ مجھے یاد ہے۔ میں نماز کے ارادہ سے آگے چلتی ہوں۔ کہ مجھے بہت سی سڑکیں چھوٹی چھوٹی دکھائی دیتی ہیں۔ جو مختلف سمتوں میں جا رہی ہیں۔ ان کے درمیان بہت سی کیاریاں بنی ہوئی ہیں۔ جن میں سے کچھ ہری بھری ہیں۔ اور باقی خشک ہیں۔ آگے چل کر ایک بہت ہی شاندار بلڈنگ جیسی کہ میں نے اپنی ساری عمر میں نہ دیکھی۔ اور تاج محل سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ دکھائی دیتی ہے۔ یہ بلڈنگ سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ جس کی بناوٹ میری طاقت بیان سے باہر ہے۔ میں بزرگ صاحب سے دریافت کرتی ہوں۔ کہ یہ بلڈنگ کس کی ہے۔

بزرگ صاحب نے جواب دیا۔ بیٹی دیکھو اس بلڈنگ کی بنیاد حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے رکھی ہے۔ اور یہ کیاریاں دیگر لوگوں کے حصے ہیں۔ جن میں کچھ خشک بھی ہو گئے ہیں۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔ اور یقین ہو گیا۔ کہ ضرور حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی سچے ہیں۔ اور ان کا مشن سچا ہے۔

بعد ازاں کہنے لگی۔ میرا تو پختہ یقین ہے۔ کہ وہ سچے ہیں۔ مگر میں چونکہ عورت ہوں۔ اور اپنے خاوند کی رضامندی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی۔ اس لئے آپ تسلی کریں۔ کتابیں پڑھیں اور اپنی آنکھوں سے ہر چیز کا مشاہدہ کریں۔ اللہ تعالےٰ ضرور ہدایت دیگا۔ اور دونوں بیعت کر لیں گے۔ ہمیں دنیا سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔

اس کے بعد انہوں نے مجھے تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ اور بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں۔ دنیا کی لعنتوں سے نہ ڈرو۔ جو دھوئیں کی طرح آتی ہیں۔ اور غائب ہو جاتی ہیں۔ بلکہ خدا کی لعنتوں سے ڈرو۔ جو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ چنانچہ میں اپنی بیوی کی تبلیغ سے بہت متاثر ہوا۔ پہلے ہی تلاش حق میں تو تھا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا۔ کہ جلد از جلد خدا کے فضل سے تحقیق کروں گا۔ اور دعاؤں میں بھی مشغول رہوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے کئی خوابوں کے ذریعہ بشارت دی۔ متواتر تین سال تک حسب توفیق کتب احمدیت و دیگر کتب اسلام پڑھتا رہا۔ اور تحقیق بھی کرتا رہا۔ چند احمدی دوستوں سے بھی جو کہ دفتر میں ساتھ کام کرتے ہیں۔ ملا اور مختلف اعتراضات پر بحث کرتا رہا۔ اس طرح تمام اعتراضات صاف ہو گئے۔ اب اس جلسہ سالانہ سے پہلے میں نے پھر دعائے ہدایت کی۔ اور پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ قادیان جا کر تمام حالات کی تحقیق کروں گا۔ اور دیکھوں گا۔ کہ جو اعتراضات اب تک سنے وہ ٹھیک ہیں یا غلط۔ چنانچہ میں اپنے مکرم دوست چودھری شکر الٰہی صاحب بھٹی (جو کہ میرے دفتر کے بھی ساتھی ہیں) کے ساتھ ۲۵ دسمبر کو قادیان پہنچ گیا۔ میں خیال کرتا تھا۔ کہ قادیان بہت بڑا شہر ہوگا۔ دوسرے بڑے بڑے شہروں کی طرح کی باتیں ہونگی۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہاں کے لوگ مختلف طریقوں سے لوگوں کو اپنے فرقے میں ملا لیتے ہوں گے۔ انہی خیالات میں مستغرق قادیان دارالامان پہنچا۔ سوچ رہا تھا۔ کہ دیکھوں۔ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود سچے ہوں گے۔ تو ضرور مجھ پر کوئی خاص اثر ہوگا۔ اور میں احمدیت میں شامل ہو جاؤنگا۔ دعاؤں میں مشغول رہا۔ پہلا اور دوسرا جلسہ دیکھا۔ دیگر حضرات کی تقاریر سنیں۔ اور اس قدر متاثر ہوا۔ کہ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ جماعت اور اس کے بانی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تقریر کرتے سنا۔ گو حضور بیماری کی وجہ سے نہایت کمزور تھے۔ اور چل بھی نہیں سکتے تھے۔ مگر آپ کی تقریر سے یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ ایک بحر ذخار میں سے موتی ابل ابل کر نکل رہے ہیں۔ حضور کی تقریر اس قدر پر معارف اور روح پرور تھی۔ کہ بڑے بڑے پر مغز لیکچراروں کو بھی سر جھکانا پڑتا تھا۔ صاف اور سادی اتنی کہ ہر شخص اس سے مستفید ہو رہا تھا۔ سنا تھا۔ کہ احمدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کم عزت کرتے ہیں۔ اور اپنی تقاریر میں ان کا نام کم لیتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے نام کے نعرے لگاتے رہتے ہیں۔ مگر میں نے یہ بات ہرگز نہ دیکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ حالت دیکھی۔ کہ حضورؐ کا نام آنے پر آپ مجسمہ رقت بن جاتے۔ اور جہاں حضرت مسیح موعودؑ کا نام لینا ہوتا۔ وہاں حضور کے غلام سے موسوم فرماتے۔ تقریر واقعی وہ تھی۔ جس کی کہ ضرورت تھی۔ اور جس پر اسلام کی موجودہ حالت اور اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اور اس ڈھنگ سے کہ مردہ روحیں زندہ ہوتی جا رہی تھیں۔

غرضیکہ تقاریر آیات قرآن و احادیث سے پر تھیں۔ عام فہم زبان میں تھیں۔ اور اس قدر پر اثر کہ روحانیت ہر نیک فطرت سامع کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر رہی تھیں۔ آپ جو کچھ فرماتے۔ لوگ اس توجہ سے سن رہے تھے۔ کہ آج تک میں نے یہ نظارہ کبھی نہیں دیکھا۔ انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ مجھے معلوم ہوا۔ شاید بہشت یہیں ہے۔ جہاں کہ مجھے اس قدر سکینت اور تسلی حاصل ہو رہی ہے۔ اور میں باقی دنیا سے الگ اپنے آپ کو پا رہا تھا۔

بہشتی مقبرہ کا جس کے متعلق میں نے بے شمار ناگفتہ بہ اعتراضات سنے تھے عجب حال پایا۔ وہاں پہنچ کر ہر انسان کو اپنی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ سخت سے سخت دل انسان کے لئے بھی آنسو بہائے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ جس کو دیکھا۔ دعاؤں میں مشغول پایا۔ آنکھیں آنسوؤں سے پرنم تھیں۔ اور اپنی زندگیوں کی حقیقت کو سمجھنے میں مشغول۔ احمدی ہونے سے پہلے ہی میری وہاں عجب کیفیت ہو گئی۔ جتنی دیر ٹھیرنے کا اتفاق ہوا۔ روتا اور دعاؤں میں مشغول رہا۔ اور اپنی جان پر ظلم کرنے پر پچھتاتا رہا۔ مقبرہ میں نہ کوئی گنبد ہے۔ نہ پختہ مزار۔ سیدھی قبریں بنی ہیں۔ یہاں وہ لوگ مدفون ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں مال و اولاد تک بھی اسلام کی راہ میں قربان کی۔ یہ دعا بے ساختہ نکلتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ تا ہم بھی ان کے ساتھی بن سکیں۔ مجھے پختہ یقین ہو گیا۔ کہ سچا اسلام یہی ہے۔ اور یہی ایک جماعت ہے۔ جو قرآن رسول اور خدا کا نام دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر قربانی کرنے پر تیار ہے۔ مجھے فوراً بیعت کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میں لعنتی موت مروں۔

غرض ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء بوقت شام نو بجے خدا کے فضل و کرم کے ساتھ خادم بیعت سے مشرف ہوا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے رحم سے استقامت عطا فرمائے۔ اور تا حیات سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق سے نوازے۔ غیر احمدی دوستوں سے عرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر زیادہ نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔ اور تحقیق کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے سچے دل سے دعا کریں۔ کہ اگر واقعی یہ سلسلہ اور اس کے بانی سچے ہیں۔ تو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ ضرور ہدایت دے گا۔ (خاکسار رکن الدین قرول باغ نئی دہلی)

تمباکو کے نقصانات

دینی۔ اخلاقی اور مالی و اقتصادی لحاظ سے!

(۳)

گذشتہ دو قسطوں میں تمباکو کے متعلق بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹروں اور محققین کی آراء و تجربات سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ جسم انسانی کے لئے سخت نقصان رساں چیز ہے۔ اب اس کے دور لحاظ سے نقصانات بیان کئے جاتے ہیں

اقتصادی لحاظ سے نقصانات

ہندوستان میں مختلف اقوام کے لوگ تمباکو استعمال کر کے اپنا روپیہ ضائع اور صحت خراب کر رہے ہیں۔ اگر صرف مالی لحاظ سے ہی دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ غریب سے غریب لوگ جنہیں پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ عادت کی وجہ سے تمباکو سگریٹ بیڑی وغیرہ پر ضرور خرچ کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کی اقتصادی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ حیرت تو یہ ہے کہ موجودہ گرانی سے بھی اس کا استعمال کم نہیں ہوا۔ یہ وبا عالمگیر ہے۔ یورپ امریکہ اور ایشیا سب اس کا دم بھرتے ہیں۔ صرف برطانیہ میں ہر سال کروڑوں پونڈ کی رقم تمباکو اور سگریٹ سگاروں کی صورت میں جلائی جاتی ہے۔ چنانچہ برطانوی نیشنل سیونگ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر کنڈر سلے کے ایک اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ نے تمباکو نوشی پر ۱۹۴۴ء میں چونتیس ۳۴ کروڑ پونڈ خرچ کئے۔ یعنی ہر آدمی نے اوسطاً سات پونڈ ڈیڑھ شلنگ خرچ کیا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ چالیس کروڑ آبادی والا ملک ہندوستان کسقدر زیادہ رقم تمباکو کی شکل میں پھونکتا ہے۔ پھر یہاں تو افلاس کے باوجود تمباکو پینے کے علاوہ چبایا اور نسوار کی صورت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جن احمدی احباب کو ان میں سے کوئی بھی عادت ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہئیے کہ وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں۔ جو اپنے مال کو تمباکو کی نذر کر کے ضائع کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں تمباکو کو آتشزدگی وغیرہ کے حادثات کا احتمال بڑھ جاتا ہے۔ اور آئے دن اس قسم کے جو حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ وہ مزید نقصانِ مال و جان کا باعث بنتے ہیں۔

دینی و اخلاقی لحاظ سے نقصانات

جیسا کہ قبل ازیں طبی تحقیق سے بیان کیا گیا ہے سگریٹ میں شراب کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے نشہ سکر یا خمار کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو دینی اور شرعی لحاظ سے ممنوع ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کے وہی نقصانات ہو سکتے ہیں جو اسلام نے شراب کے متعلق بیان فرمائے ہیں

(۲) تمباکو اور سگریٹ استعمال کرنے کے عادی کو اس عادت کی وجہ سے کئی دفعہ ایسی مجلس یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔ اور اس سے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں۔

(۳) تمباکو کے استعمال سے اوقات بے کار گذارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے باشندوں کے گذران اوقات کی جو سالانہ رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں اس امر کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ کہ اس سال اتنا وقت تمباکو سگریٹ اور سگار وغیرہ پینے میں صرف کیا گیا۔ اور یہ امر ترقی کرنے والی جماعت کے لئے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ احمدیوں کو تو اس نقص کی اصلاح کی طرف فوراً توجہ دینی چاہئیے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ یعنی تو خدا تعالےٰ کا ایسا مسیح ہے جس کا کوئی وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے کسی احمدی کو بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

(۴) حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے مونہہ میں ایک قسم کی بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسلام و احمدیت کی تعلیم سے یہ امر واضح ہے کہ ہر قسم کی بدبو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کو بہت ہی ناپسند ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث میں متعدد ارشادات موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ اور جیسا کہ قبل ازیں درج کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمباکو کی مذمت میں یہانتک فرما دیا ہے۔ کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ تو ایک مومن کے لئے یہ کتنا بڑا نقصان ہے۔

(۵) طبی اصول کے ماتحت تمباکو کے استعمال سے بیماریاں بڑھتی اور قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر اخلاقی اور دینی لحاظ سے بھی سخت مضرت رساں ہے۔ کیونکہ بلاشبہ ایسا شخص اپنی بیماری قوت ارادی کی معدومیت اور دیگر کمزوریوں کی وجہ سے نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھائے گا۔ اور اس لحاظ سے اس کے نقصانات واضح ہیں۔

عادی ہوجانے کی کیفیت

آدمی تمباکو اور سگریٹ نوشی کا عادی کیسے اور کیونکر ہو جاتا ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ جب آدمی پہلی بار تمباکو حقہ یا سگریٹ وغیرہ دوسروں کی دیکھا دیکھی استعمال کرنا شروع کرتا ہے۔ تو اس کے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ چکر بھی آتے ہیں۔ متلی یا قے ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور طبیعت کمزوری محسوس کرتی ہے۔ یہ گویا قدرت کی طرف سے تنبیہہ ہوتی ہے کہ اس بلا سے بچو۔ لیکن عموماً وہی بات ہوتی ہے وہ تو بدی سے بچنا چاہتا ہے۔ لیکن دوسرے نہیں بچنے دیتے۔ دوست ہم نشیں وغیرہ ہمت بندھاتے اور ترغیب و تحریص دلا کر پلاتے بلکہ سخت پلاتے ہیں اور اسطرح سے شوق قائم رہتا بلکہ ترقی کرتا ہے۔ اور آدمی زہریلا دھواں پینے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ تمباکو ایک "عملیہ" دوا ہے یعنی ایسی دوا جس کے استعمال کا آدمی عادی ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ شراب بھنگ افیون وغیرہ نشوں کی مانند تمباکو خاص کوشش کے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ شراب خوری اور دیگر نشوں کا آغاز بھی اسی طرح ہوتا ہے

نقصان سے بچنے کے طریق اور ترغیب

(۱) جو لوگ حقہ سگریٹ۔ نسوار زردہ وغیرہ کی عادت میں مبتلا ہو چکے ہوں۔ اور وہ اس مذموم و مسموم عادت کو ترک کر سکتے ہیں۔ وہ اسے ترک کر دیں۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ بیمار ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ دراصل جسے وہ بیماری کہتے ہیں وہ صحت ہوتی ہے۔

(۲) بعض لوگ جو اس عادت قبیحہ میں عمر کا ایک بیشتر حصہ گذار چکے ہوں۔ وہ یکدم اسے ترک نہیں کر سکتے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ روز بروز کم کرتے ہوئے آہستہ آہستہ ترک کریں۔ اور اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۳) جو لوگ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ وہ اپنے دلوں میں خدا سے ایک پختہ عہد باندھ لیں۔ اور اس طرح ترک کر دیں۔

(۴) جب تک اس عادت کو کم کرنے کی کوشش کریں کم از کم یہ عہد ضرور کریں کہ اپنے بچوں اور دیگر کم عمر عزیزوں کے سامنے تمباکو کے استعمال سے پرہیز کریں گے۔ تاکہ نوعمر بچوں کو اس کی عادت نہ پڑ جائے۔ اور ایسی بڑی عمر کے لوگوں کے سامنے بھی حتی الوسع استعمال نہ کیا کریں۔ جو اس کے عادی نہیں ہیں۔

(۵) جو بچے اور نوجوان اس عادت میں مبتلا ہوں وہ اس عادت کو یکدم اور کلی طور پر ترک کر دیں۔ ان کے لئے ان عذروں اور بہانوں کی قطعاً گنجائش نہیں۔ جو بڑی عمر کے بوڑھے یا پرانے عادی کرتے ہیں۔

(۶) عام گذرگاہوں اور سڑکوں۔ خصوصاً قادیان کی ایسی مقدس بستی کی گلیوں اور بازاروں میں اسے نہ استعمال کیا جائے۔

(۷) آخری اور اہم طریق یہ ہے کہ خدام میں سے ہر ایک جو کسی کو بازار۔ گلی۔ عام گزرگاہ۔ شارع عام یا اڈوں پر [illegible]

ضروری اعلان

جماعت ہائے پنجاب و بیرون کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری تاجر کمیٹی کے ممبر مکرمی سجاد حیدر صاحب آف سیالکوٹ اپنے کام کے سلسلہ میں دورہ پر جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے ساتھ اس رنگ میں تعاون کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ جہاں جہاں اپنے کام کے لئے جائیں گے وہاں مقامی امراء کی اجازت سے تاجر کمیٹیاں قائم کریں گے۔ امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی انکی حتی الامکان امداد کریں۔ کیونکہ تاجر کمیٹیاں قائم ہو جانے سے ہمارے کام میں بہت زیادہ سہولتیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور غیر ضروری کام بھی کم ہو جائیگا۔ خاکسار خواجہ عبدالکریم ناظم تجارت

بمبئی میں فسادات کس طرح شروع ہوئے

کانگرسیوں نے مسلمان آبادی کے علاقہ سے گذرنے کی کوشش کی

(الفضل کے رپورٹر کے قلم سے)

بمبئی ۲۴ جنوری (بذریعہ ڈاک) کل سبھاش چندر بوس کی پیدائش کا دن منانے کے سلسلہ میں کانگرسیوں نے بہت بڑا جلوس نکالا۔ اور مسلمانوں کے علاقہ میں سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے فساد کے خطرہ سے مداخلت کی۔ اور بجائے مسلمانوں کے علاقہ میں سے گذرنے کے انہیں دوسری سڑک پر سے جانے کے لئے کہا۔ مگر جلوس نے انکار کر دیا۔ اور پولیس اور جلوس کا تصادم ہو گیا۔ پولیس کو مجبوراً لاٹھی چارج کے علاوہ گولی بھی چلانا پڑی۔ جس سے آٹھ آدمی ہلاک اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ کچھ کانگرسی لیڈر جو جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس کے آدمی بھی زخمی ہوئے۔

ایک Dy. Superintendent بھی زخمی ہوا۔ اس فساد کے نتیجہ میں کل سے ہڑتال شروع ہے۔ اور آج پھر بہت فساد ہو رہا ہے۔ کانگرسیوں نے بہت سے راستے روکے ہوئے ہیں۔ ان راستوں پر ٹرام اور بس سروس بند ہے۔ بجلی اور گیس کے لیمپ جابجا توڑ دئے گئے ہیں۔ بازاروں میں پانی کے نلوں کے منہ کھول دئے ہیں۔ اور پانی کا سیلاب سڑکوں پر بہہ رہا ہے۔ یہ سب کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اسوقت ایک لاری میرے سامنے جل رہی ہے۔ تمام دوکانیں بند ہیں۔ اشکآور گیس اور گولی کا استعمال ہو رہا ہے اشکآور گیس سے اسوقت بھی میری آنکھیں پرنم ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آج فسادات نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔

واقفین کیلئے تعلیمی کورس

تمام ان واقفین زندگی کے لئے جن کو ابھی منتخب نہیں کیا گیا۔ مندرجہ ذیل کتب کا کورس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے مقرر کیا گیا ہے۔ کورس کی میعاد ۶ ماہ ہے اس میعاد کے بعد امتحان لیا جائیگا۔ یعنی اگست ۱۹۴۶ء کے پہلے ہفتہ میں۔

(۱) قرآن کریم کے ابتدائی دس پارے باترجمہ۔
(۲) حقیقۃ الوحی (۳) ازالہ اوہام (۴) نزول المسیح
(۵) ایک غلطی کا ازالہ (۶) آئینہ کمالات اسلام۔
(۷) حقیقۃ النبوۃ (مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) (۸) سلسلہ عالیہ احمدیہ (مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

(انچارج تحریک جدید)

زکوٰۃ ادا کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

چونکہ دفتر بیت المال میں صاحب نصاب اصحاب کے اسم وار کھاتے زیر قاعدہ ۳۲۰ و ۱۶۷ قواعد صدر انجمن احمدیہ کھلے ہوئے ہیں اسلئے ضروری ہے۔ کہ اس مد کے چندہ کے متعلق متعلقہ احباب کے ایڈریس اور قوم کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا میں موصول ہوتی رہے۔ تاکہ ان کے کھاتوں میں صحت کے ساتھ ان کا اندراج کیا جائے۔ لہٰذا جماعت کے عہدیداران مالی اور دیگر احباب کو بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی زر زکوٰۃ ارسال کرتے وقت زکوٰۃ ادا کنندگان کے مکمل پتے اور قوم کی تفصیل بھی تحریر کیا کریں۔ اور اس کی ایک نقل اطلاعاً دفتر بیت المال میں بھی بھیج دیا کریں۔

(ناظر بیت المال)

ایک احمدی کاریگر کی ضرورت

جو کرکونڈا۔ کڑاہی۔ بتی۔ ڈول۔ بالٹی اور ڈبہ گھی وغیرہ بنا سکتا ہو۔ پہلے ماہ میں اس کو مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ اس کے بعد کام دیکھکر کم یا زیادہ کیا جائیگا۔ پانچ وقت نماز کے لئے چھٹی ہوگی۔ اور جمعہ کے روز خطبہ اور نماز کے لئے بھی پورا وقت دیا جائیگا۔ ضرورتمند احباب دفتر میں اطلاع دیں۔

(ناظم تجارت)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۹۱۶۴ ۔ منکہ اللہ دتہ ولد شہباز خان قوم اعوان پیشہ زمیندار عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اراضی مزروعہ بارانی قسم ۱۲ کنال ہے۔ اور اراضی سکنی چھ مرلے واقعہ دوالمیال۔ اراضی سکنی پر دو چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیاں خام استادہ ہیں۔ ان سب کی رقم ۳۱۵/- روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ سردست میرا گذارہ ایک عارضی ملازمت پر ہے۔ جس کے ۳۰/- روپے ماہوار مل جاتے ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد اللہ دتہ موصی دوالمیال۔ گواہ شد:۔ غلام محمد دوالمیال۔ گواہ شد:۔ قاضی عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ دوالمیال۔

نمبر ۹۲۳۳ ۔ منکہ سید منیر احمد باہری ولد سید مبارک علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی حال دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ آج کل بندہ کو تحریک جدید کی طرف سے ۱۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد:۔ سید منیر احمد باہری۔ گواہ شد:۔ سید محمد احمد باہری۔ گواہ شد:۔ نبی احمد سکرٹری انجمن احمدیہ رائے پور سیالکوٹ۔

نمبر ۹۱۶۱ ۔ منکہ اختر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ بی۔ ایم بشیر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیورات طلائی ۸½ تولہ اور میرے خاوند نے ذمہ ۱۶½ مورن سونا اور ۴۰ تولہ چاندی ہے۔ اور مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بھی بذمہ شوہر ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامشتہ:۔ اختر النساء بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ بنگلور سٹی۔ گواہ شد:۔ میر مرتضیٰ آغا زاحمدی۔

نمبر ۸۹۳۶ ۔ منکہ افسری بانو بیگم زوجہ عین الدین قوم پٹھان پیشہ دوکانداری عمر ۲۲ سال ساکن کانپور محلہ افتخار آباد۔ لطیف منزل ضلع کانپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور ۲۰۰ روپیہ کا زیور ہے۔ کل ۷۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامشتہ:۔ افسری بانو بیگم اہلیہ عین الدین۔ افتخار آباد لطیف منزل کانپور۔ گواہ شد:۔ (مولوی) منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان از کانپور۔ گواہ شد:۔ عبد الغفار شاکر طلاق محل معرفت بشیر احمد شاد (ڈاکٹر) گواہ شد:۔ عین الدین بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۹۲۲۳ ۔ منکہ ممتاز بیگم زوجہ ثانی عبد الکریم خان صاحب قوم یوسف زئی پٹھان عمر ۲۱ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن شہر پونچھ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے کانوں میں کانٹے طلائی قیمتی ۴۶/- روپیہ اور اس وقت میرا جیب خرچ ۵/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنے ماہوار جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند کا ہے۔ میں اپنی جائداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامشتہ:۔ ممتاز بیگم۔ اہلیہ ثانی عبد الکریم خان۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم خان تار بابو خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ کرم الٰہی۔

نمبر ۹۱۶۸ ۔ منکہ بی۔ ایم بشیر احمد ولد محمد موسیٰ رضا صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال

پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ریاست میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک مکان ۲ Dodpalay میسور روڈ بنگلور سٹی اور کاروبار بنام بی۔ ایم نثار اینڈ ۲۶ نیو مارکیٹ بنگلور سٹی ہیں۔ کا میں واحد مالک ہوں۔ جس کی موجودہ آمدنی تقریباً ۲۰۰ روپیہ ماہانہ ہے۔ اس جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حصہ وصیت آمدنی ماہ بماہ انشاء اللہ میں صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس جائداد کے علاوہ جو بھی جائداد میں پیدا کروں گا۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ بشیر احمد موصی۔ گواہ شد:۔ محمد الدین ڈیبزری ڈاکٹر گواہ شد:۔ اختر النساء بیگم اہلیہ بی ایم بشیر احمد موصی۔

نمبر ۹۲۴۴۔ منکہ نواب دین ولد میاں اسمٰعیل صاحب قوم بھلر دان عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پیرکوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ صرف سالانہ آمدنی یا ششماہی حساب دکان کا ہوتا ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ سالانہ آمدنی اندازاً ۲۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نواب دین موصی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل صدر جماعت احمدیہ پیرکوٹ۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۱۸۲۔ منکہ رحمت بیگم زوجہ چوہدری اللہ داد صاحب قوم کھٹانہ راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اسمٰعیلہ ڈاکخانہ بھاؤ گھیٹ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ۹½ تولہ زیورات طلائی اور مہر ۲۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور ۲۰۰ روپیہ نقد ہیں۔ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رحمت بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خاوند برادر موصیہ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم والد موصیہ۔

روپیہ

اگر آپ بیکار ہیں۔ یا آپ کی آمدنی قلیل ہے یا آپ فرصت کے وقت میں پچاس ساٹھ سے سو دو سو روپیہ تک ماہوار کمانا چاہتے ہیں۔ تو مجھ سے بجوابی خط وکتابت کیجئے۔

مینیجر دی ایبن ماڈل ٹاؤن لاہور

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیف کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ جمیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۱۲/۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۰—۰—۱	اہل اسلام کسطرح ترقی کرسکتے ہیں؟	۰—۲—۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۰—۰—۱	دونوں جہان میں نجات پانیکی راہ	۰—۲—۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰—۸—۰	تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰—۲—۰
نماز مترجم باتصویر	۰—۴—۰	احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰—۲—۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰—۴—۰	مختلف تبلیغی رسالے	۰—۱—۰
ملفوظات امام زمان	۰—۴—۰		۵—۰—۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰—۴—۰		

جملہ پانچ روپیہ کا سٹ معہ ڈاک خرچ چار روپیہ میں پہنچا دیا جائیگا۔ ۲-۸ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معرکتہ الآراء تصنیف

حقیقۃ النبوۃ

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلہ پر مستند اور سیر حاصل بحث ہے۔ دوبارہ چھپ گئی ہے۔ قیمت تین روپے۔

امتحان دینے والوں کے لئے

پاس ہونے کے ۲۸ گر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک مختصر رسالہ میں امتحان میں پاس ہونے کے گر نہایت عام فہم زبان میں تحریر فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ ہر طالب العلم کو پڑھنا چاہیئے۔ نہایت ضروری اور مفید ہدایات پر مشتمل ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحبان اور اساتذہ کرام اگر یہ رسالہ منگا کر اپنے طالبعلموں میں رائج کریں۔ تو ان کا بہت سا بار ہلکا ہو جائے۔ قیمت ایک آنہ

مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان دارالامان

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع جائیداد

(۱) اس وقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں۔ جو احباب خریدنا چاہیں۔ مجھ سے خط وکتابت کریں۔

(۲) نیز قطعات برائے دوکانات قابل فروخت ہیں۔

(۳) چند باموقعہ مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں۔

(۴) جائداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں۔

خاکسار

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

مفت غیر ملکی ایجنسیاں لیں

یورپ۔ امریکہ سے مال منگوانے۔ ایجنسیاں لینے اور تھوک فرموں کے پتے معلوم کرنے کے لئے مشہور ماہوار صنعتی رسالہ سورج کا خاص نمبر اسپورٹ۔ ایکسپورٹ بزنس مطالعہ کریں خاص نمبر تیار ہو رہا ہے۔ اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہوگی۔ مگر ۳۱ جنوری تک رعائتی سالانہ چندہ تین روپیہ منی آرڈر بھیجنے والوں کو یہ خاص نمبر اور سال میں نکلنے والے تین دیگر خاص نمبر اور آٹھ عام نمبر سال بھر تک مفت ملتے رہیں گے۔ رسالہ سورج میں ہر ماہ روپیہ کمانے کا روبار بڑھانے پر بہترین مضمون درج ہوتے ہیں۔ گارنٹی:۔ پسند نہ ہونے پر پورا چندہ واپس ہوگا۔

صنعتی رسالہ سورج ۲۲ چوک متی لاہور۔ قائم شدہ سنہ ۱۹۳۷ء

ایک ضروری اعلان

تحصیل ڈسکہ کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تمام احمدی ووٹ نیز ان کے زیر اثر ووٹ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب آلو مہار کے حق میں گزارے جائیں اور اسی طرح تحصیل جہلم کی جماعتیں بھی راجہ خیر مہدی صاحب کے حق میں

ناظر امور عامہ

ضروری اعلان

ملتان و مظفر گڑھ کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ سابقہ اطلاعات جو ان کے حلقہ جات کے امیدواران اسمبلی کے بارے میں دی گئی ہیں۔ انہیں منسوخ سمجھا جائے۔ اور یہ کہ ملک عمر علی صاحب حال مقیم ملتان کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ مقامی جماعتوں سے مشورہ سے جس امیدوار کے حق میں وہ فیصلہ کریں اس کی تعمیل کی جائے۔ اور چاہیئے کہ جماعتیں اپنے اتحاد اور یک جہتی کو قائم رکھیں

اور

ایسا ہی اٹک جنوبی کی جماعتیں سابقہ مشورہ کو منسوخ سمجھیں اور اپنے مقامی حالات کے ماتحت اس بارہ میں میاں جان محمد صاحب امیر جماعت اٹک اور مولوی محمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ پنج نند کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی ہے

ناظر امور عامہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۹ر جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ پنجاب میں انتخابات کی آخری تاریخ ۱۵ر فروری کی بجائے ۲۰ر فروری کردی ہے۔

حیدر آباد دکن ۲۹ر جنوری حکومت نظام کے ایک اعلان میں شہر حیدر آباد کو طاعون زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ حکومت اس کی روک تھام کے لئے مناسب تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

چھاؤنی دہلی ۲۹ر جنوری۔ آزاد ہند فوج کے چوتھے کورٹ مارشل کے سلسلہ میں ایڈووکیٹ جج نے کپتان عبد الرشید کے چال چلن کے متعلق استفسار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ملزم پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ ہندوستانی پریس کی اس خبر پر کہ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہندیا سر سٹیفورڈ کرپس مستقبل قریب میں ہندوستان جائیں گے۔ انڈیا آفس کے ارکان نے تبصرہ کرتے ہوئے انہیں بالکل بے بنیاد افواہ قرار دیا ہے۔

امرتسر ۲۹ر جنوری۔ سونا تیار ۔۔۹۳ سونا فارورڈ ۔۔۹۳ سونا دیسی ۔۔۔۹۲ پونڈ ۔۔۔۔ چاندی ۔۔۔۔

کلکتہ ۲۹ر جنوری۔ مسز آصف علی نے بات چیت کے دوران میں کہا۔ کہ میرے ہموطن مجھے ہیرو بنانے میں حق بجانب نہیں۔ میں جو کچھ کرتی رہی ہوں۔ وہ سب کچھ میرے فرائض میں شامل تھا۔ ملک آزادی کی جنگ میں مصروف ہے۔ اور میں بھی ہندوستانی ہونے کی حیثیت میں جنگ آزادی کا اپنے آپ کو ادنےٰ سپاہی سمجھتی ہوں۔

نئی دہلی ۳۰ر جنوری۔ حکومت نے وومنز ایگزیلیری کور کو توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عورتوں کی یہ امدادی کور ۱۹۴۲ء میں قائم کی گئی تھی۔

لنڈن ۳۰ر جنوری۔ برطانیہ کے وزیر جنگ نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ ملایا میں جو ہندوستانی بغیر مقدمہ چلائے نظر بند ہیں۔ حکومت برطانیہ نے ان کے متعلق ملایا سے رپورٹ طلب کی ہے۔

رنگون ۳۰ر جنوری۔ سنگاپور اور جہور میں مزدوروں کی عام ہڑتال شروع ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لیبر یونین کے سیکرٹری کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

دہلی ۳۰ر جنوری۔ کل بابو راجندر پرشاد نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ کانگرس ورکر صوبائی الیکشنوں میں بہت احتیاط سے کام لیں۔ اور عدم تشدد کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے کسی ناجائز حرکت کا ارتکاب نہ کریں۔

دہلی ۳۰ جنوری۔ حکومت ہند جو میڈیکل مشن ملایا کے ہندوستانیوں کی امداد کے لئے بھیج رہی ہے۔ کل اس نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور بتایا۔ کہ وہ وہاں کس طرح کام کرے گا۔

بٹاویہ ۳۰ر جنوری۔ کل ڈاکٹر فان مک نے ایک تقریر میں بتایا۔ کہ لوگوں کے موجودہ مظاہرات کے پیش نظر طرفین کے نمائندے آزادی کے ساتھ صلح کی شرائط کی طرف دھیان نہیں دے سکتے۔ اس لئے میں عوام سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ خوشکن نتائج دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو پر امن رہیں۔

دہلی ۳۰ر جنوری۔ امریکن نمائندہ مسٹر سائمن ہندوستانی کاریگروں اور کارخانہ داروں سے اپنی گفتگو ختم کر چکنے کے بعد کل واشنگٹن روانہ ہو جائے گا۔ یہ گفتگو امریکہ سے ہندوستان کے لئے مشینری اور دیگر سامان مہیا کرنے کے بارے میں تھی۔ کل مسٹر سائمن نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ یہ امید نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ امریکہ کم قیمت پر سامان دے دیگا۔ حکومت نے ایک الگ محکمہ قائم کردیا ہے۔ جو اس بات پر غور کرے گا۔ کہ امریکہ سے کسقدر مال منگانے کی ضرورت ہے۔

بمبئی ۳۰ر جنوری۔ مولانا ابو الکلام آزاد ۵ - ۶ فروری کو گوہاٹی (آسام) جائینگے۔

ٹوکیو ۳۰ر جنوری۔ جنرل میکارتھر نے جاپان کے پولنگ کی تاریخ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۶ء مقرر کی ہے۔ عورتوں کو بھی حق رائے دہندگی دیا گیا ہے۔ جو جاپان کی تاریخ میں سب سے پہلا موقعہ ہے۔

چنکنگ ۳۰ر جنوری۔ چین میں خانہ جنگی مطلقاً ختم ہوگئی ہے۔ دونوں پارٹیوں میں صلح کی گفتگو نہایت پر امن مراحل طے کر رہی ہے۔ عنقریب کسی مستقل سمجھوتہ کا اعلان ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۳۰ر جنوری۔ مسٹر ہیری ہاپکنز مسٹر روزویلٹ کے ذاتی مشیر کل وفات پاگئے۔ آپ نے اس جنگ میں اتحادی اقوام کی بہت امداد کی تھی۔

لنڈن ۳۰ر جنوری۔ آج تیسرے پہر حفاظتی کونسل کے اجلاس میں ایران اور روس کا معاملہ پیش ہونے والا تھا۔ سوموار کو روس اور ایران کے نمائندگان نے اپنے اپنے بیانات دئے تھے۔ مگر آج وزیر اعظم ایران کی ہدایت ایرانی مندوبین کو موصول ہوئی۔ کہ کونسل میں قضیہ ایران تو پیش ہو ہی جائیگا۔ اس معاملہ کو نپٹانے کے لئے روسی سفیر موسیو وشنسکی سے براہ راست گفتگو کرنے کی بھی کوشش کی جائے۔

نئی دہلی ۳۰ر جنوری۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دیوان چمن لال نے اس لئے تحریک التوا پیش کی۔ کہ بہادر گڑھ کیمپ میں آزاد ہند فوج کے سپاہیوں پر ظلم کیا جارہا ہے۔ اس کے متعلق بحث کی جائے۔ ان سپاہیوں پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے جرمنی میں آزاد ہند فوج بنائی تھی۔ اس کے جواب میں سر فلپ میسن وار سیکرٹری نے کہا کہ یہ الزام بالکل غلط ہے۔ میں نے خود لال قلعہ دہلی میں ان کیمپوں کا معائنہ کیا ہے۔ سپاہی نہایت خوش ہیں۔ ان سے بالکل ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جیسے اس درجہ کے دوسرے سپاہیوں سے کیا جاتا ہے۔ بحث جاری رہی۔

اس سے قبل آج صبح غذائی حالت پر بحث کی گئی تھی۔ حکومت کے فوڈ سکرٹری نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ ہوسکتا ہے۔ کہ ہندوستان کو صرف اپنے ہی ذرائع پیداوار پر گزارہ کرنا پڑے۔ اور باہر سے کوئی اور مدد نہ مل سکے۔ اس لئے حکومت پیداوار کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔

چنکنگ ۲۹ر جنوری۔ ٹانکنگ کے صوبہ سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شمالی ہند چینی میں خوراک کا شدید خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ٹانکنگ کو اس بہار میں ڈیڑھ لاکھ ٹن اناج کی قلت کا سامنا ہوگا۔ دو سال کے قحط کے بعد اس علاقہ کی آبادی ۵۰ لاکھ سے گھٹ کر بمشکل ۲۰ لاکھ رہ گئی ہے۔